فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۰ امان ۱۳۴۷ ہش ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۲۰ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی شناخت کے واسطے حتمی اور یقینی ذریعہ خود خدا تعالیٰ کا کلام ہے

خدا کا کلام ہی ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے اور ایک طور سے خدا کے دیدار کا حکم رکھتا ہے

"خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ملاحظۂ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمائے متقدمین میں سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہیں اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر ہی رہی، انہوں نے اس میں بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور کامل یقین ان کو جو ہے کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے نصیب نہ ہوا۔ یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے۔ خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✤ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دیوے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگِ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی اس لئے آپ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق و صفا کی نظیر نہیں ملتی۔ جو آپ کو خدا سے تھا۔ ایسی ہی حالت الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپ کے شاملِ حال ہیں۔ مثلاً آپ کی بعثت اور رخصت کا وقت ہی دیکھ لو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۰ و صفحہ ۱۳۱)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔ مکرم یوسف عثمان صاحب مورخہ ۱۲/۳/۶۸ بروز منگل بذریعہ جہاز ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اسٹیشن پر کثیر احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ دعا مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت مکرم یوسف عثمان صاحب کو بیش از بیش خدمت اسلام کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔ مکرم سید جواد علی صاحب نے واشنگٹن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔ قائدین مجالس ضلع گوجرانوالہ کی ایک ضروری اجلاس بروز جمعہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء بمقام ترگڑی منعقد ہوگا۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ تمام قائدین مجالس ضلع گوجرانوالہ اس اجلاس میں شرکت فرما کر ممنون فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

۲۳ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ہوگا

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں ۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب منعقد ہوگا۔ اجلاس میں انشاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہونگے محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) محترم مولوی محمد منور صاحب اور محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تقاریر فرمائیں گے

خاکسار:۔ ابوالعطاء

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعتِ اسلام کی عالمگیر مساعی

مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ایک کتاب "دینی دعوت کے قرآنی اصول" کے نام سے لکھی ہے۔ جسے مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ابھی ہمارے مطالعہ میں نہیں آئی۔ البتہ پاکستان کے بعض دینی جرائد میں اس کتاب پر جو تبصرے شائع ہوئے ہیں وہ ہماری نظر سے ضرور گزرے ہیں۔ ان تبصروں کی رو سے مولانا نے قرآن کریم کی آیت

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

کو بنیاد قرار دیتے ہوئے تبلیغ دین کے ان اصولوں کی وضاحت فرمائی ہے جو قرآن وسنت سے معلوم ہوتے ہیں۔ مزید برآں مولانا نے فی زمانہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی فرضیت و اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ماہنامہ "الرحیم" حیدرآباد نے اپنے مارچ ۶۸ء کے شمارہ میں کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے اس بارہ میں مولانا فرماتے ہیں:۔

> اسلام ایک عالمگیر دین ہے اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی دعوت سب قوموں تک پہنچائیں۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جو دعوتی پروگرام بنائیں اس میں عمومیت اور عالمگیریت ہو۔ ورنہ یہ دعوت امر عبث ٹھہرے گی۔

پھر بقول ماہنامہ "البلاغ" کراچی مولانا نے کتاب کے پیش لفظ میں اس بات کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ کہ وہ ان اصولوں کے مطابق ایک تبلیغی جماعت بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مولانا نے دنیا کی سب قوموں تک اسلامی دعوت پہنچانے کی فرضیت و اہمیت کے متعلق اصولی طور پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ بالکل درست ہیں اور ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ جب اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور اس کا پیغام دنیا کے تمام ملکوں اور قوموں کے لئے ہے اور تا قیامت ان کے لئے واحد ذریعہ نجات ہے تو پھر مسلمانوں پر بدیہی طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس دین کو صرف اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ دوسرے ملکوں اور علاقوں میں جا کر دنیا کی تمام قوموں کے درمیان اسے پھیلائیں اور اسے عملاً بھی پورے کرۂ ارض کا مذہب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

اگر دیکھا جائے تو گزشتہ زمانہ میں ایک بہت بڑی غفلت یہ ہوتی رہی ہے کہ جب بھی یہ سوال پیدا ہوا کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کی مختلف قوموں تک پہنچا کر انہیں اس کا حلقہ بگوش بنایا جائے تو بعض پڑھے لکھے لوگوں تک نے اس کی اس بناء پر مخالفت کی کہ مسلمان آجکل خود زوال و انحطاط کا شکار اور بڑی حد تک اپنے دین سے بے بہرہ ہیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے اپنے گھر کو درست کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی حالت کو سدھار کر ان کی فلاح و بہبود پر توجہ دی جائے۔ وہ انہوں نے کہا یہ کام مقدم ہے اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا کام موخر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تبلیغ اسلام کا نہایت درجہ اہم کام پس پشت پڑا رہا اور ساری توجہ محض تعلیم و تربیت اور اسی قسم کے دوسرے کاموں پر ہی صرف ہوتی رہی۔

چنانچہ جب ۱۸۹۳ء میں مولوی حسن علی صاحب واعظ اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب ایسے دردمند لوگوں نے اہلِ امریکہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ذی علم اور اہلِ ثروت اصحاب کو اعانت پر آمادہ کرنے کی غرض سے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ اور اسی سلسلہ میں وہ حیدرآباد دکن گئے تو وہاں بھی خاص اس بناء پر ہی ان کی مخالفت کی گئی کہ مسلمانوں کی اپنی حالت ابتر ہے کا ایسی صورت میں ان کی فلاح و بہبود کے لئے جدوجہد کرنا مقدم ہے نہ کہ دور دراز ممالک میں جا کر وہاں اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کرنا۔ اس وقت نواب محسن الملک نے باقاعدہ ایک جلسے کا اہتمام کر کے اس میں بہت دردار تقریر کی۔ جو آج تک محفوظ چلی آتی ہے۔ انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ تبلیغ اسلام ایک ایسا کام ہے جو ہر حال میں مسلمانوں پر فرض ہے۔ مسلمانوں کے زوال و اضمحلال کو بہانہ بنا کر تبلیغ اسلام کے کام سے غفلت برتنا درست نہیں۔ ان کی یہ تقریر کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور نے کتابی صورت میں شائع کی۔ اور اسے مسلمانوں میں خوب تقسیم کیا گیا۔ اس کے باوجود مولوی حسن علی صاحب واعظ اور عبد اللہ عرب صاحب کی کوششیں بارآور نہ ہو سکیں۔ اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ بالآخر ان دونوں حضرات کے دل میں اشاعتِ اسلام کی تڑپ رنگ لائی اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ جسے اس نے قائم ہی اس لئے کیا تھا کہ دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کی ایک نہایت مضبوط و مستحکم بنیاد قائم ہو اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئے۔

جیسا کہ مولانا محمد طیب صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے حقیقت یہی ہے کہ اسلام ہی عالمگیر دین ہے۔ لہٰذا اس کی طرف منسوب ہونے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسلام کی دعوت سب قوموں تک پہنچائیں اور دنیوی فلاح و بہبود کو مقدم نہ سمجھتے ہوئے اقوام شرق و غرب میں تبلیغ اسلام کے کام سے غفلت نہ برتیں۔ امت میں یہ دونوں کام ایک ساتھ جاری رہنے چاہئیں۔ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے احیاءِ دینِ اسلام کی غرض سے قائم فرمایا ہے۔ بتائید و توفیقِ الٰہی اسی نظریہ پر قائم اور عمل پیرا ہے۔ چنانچہ اس نے مشرق و مغرب کے ممالک میں جس خلوص محنت اور للّٰہیت کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور برابر پہنچا رہی ہے اور اس کے جو عظیم الشان نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں۔ بہرحال ہم ان خوشکن نتائج کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتے کیونکہ تبلیغ اسلام کی یہ عالمگیر مساعی اور ان کے نہایت خوشکن نتائج اظہر من الشمس ہیں۔

پھر دنیا میں تبلیغ اسلام کی مہم چلانے کی اہمیت پر زور دینے کے علاوہ مولانا موصوف کا یہ عزم اور بھی زیادہ مستحسن ہے کہ وہ اس غرض کے پیش نظر ایک تبلیغی جماعت بنانا چاہتے ہیں۔ اسلام کو تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ سے زمین پر پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے جو کوشش بھی کی جائے گی۔ وہ یقیناً ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی کیونکہ غلبہ اسلام ہمارا انتہائی مقصود ہے اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو ہم عین سعادت سمجھتے ہیں۔ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے نیک اور مبارک کام میں اگر کوئی اور بھی ساتھی ہو تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ آج سے ۴۰ سال قبل ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے جب یہ اعلان فرمایا تھا کہ:

> "میرے نزدیک تبلیغ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے۔"
>
> (مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۲۰۹)

اور مزید یہ کہ جب انہوں نے الازہر کے شیخ الجامعہ علامہ مصطفیٰ المراغی کے نام اپنے مکتوب میں تبلیغ اسلام کی غرض سے بحر جدید خطوط پر ایک دارالعلوم قائم کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا (حوالہ کے لئے دیکھیں مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۲۵) تو اس وقت بھی ان کے یہ عزائم ہمارے لئے باعث مسرت تھے کیونکہ یہ ہمارے اپنے موقف کے عین مطابق ہوتے ہوئے غلبہ اسلام کے نصب العین کے آئینہ دار تھے۔ اب اس کے بھی ۴۰ سال بعد مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ویسے ہی عزم و ارادے کا اظہار کیوں مستحسن اور باعث مسرت نہ ہو۔

الغرض اس زمانہ کا اہم ترین تقاضا جس کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آج سے ۷۰ سال قبل اعلان فرما دیا تھا یہ ہے کہ ہم اسلام کی عزت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال اور عظمت و شان کے ظاہر کرنے کے لئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں اور اقوام عالم کو اسلام کا حلقہ بگوش بنائیں۔ بقول حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ آج فقرا کی دولت، علماء کی علمیت اور اغنیاء کی دولت سب کو تبلیغ اس راہ میں خرچ ہونی چاہیئے۔ بحمد اللہ آپ کی قائم کردہ جماعت اس وقت سے ہی اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں غالب کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ اپنے وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق اس کی اس کوشش کو بے انداز برکت سے نواز رہا ہے۔ اور رفتہ رفتہ یہ دنیا ایک عظیم الشان روحانی انقلاب سے ہمکنار ہوتی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ صدیوں کے زوال کے بعد اسلام اب پھر دنیا میں غالب آئے۔ چنانچہ اسلام اب غالب آ کر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس غلبہ کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے پوری پوری ہم آہنگی اختیار کرتے ہوئے اس غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے میں کوشاں ہیں یا آئندہ کوشاں ہوں۔

قسط اوّل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ بر موقع جلسہ سالانہ

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے اس دفعہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۱۲ جنوری ۶۸ء کے اجلاس اوّل میں مندرجہ بالا موضوع پر جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

خاکسار کا مضمون "ذکرِ حبیب" ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق سے روشنی حاصل کرنا۔ اس مضمون میں بعض جگہ خاکسار کو والد صاحب مرحوم (حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرنا ناگزیر ہے کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اور رفاقت کا ایک ایسا زمانہ پایا جو بہت کم کسی کو میسّر ہوا ہے اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو آپ نے ابتداء سے بچشمِ خود دیکھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم کے ماتحت خاکسار نے ان حالات کو قلمبند کیا اور غالباً یہی وجہ ہے کہ خاکسار کے لئے یہ مضمون مقرر کیا گیا ہے۔ خاکسار کا فرض شہادت کا ادا کرنا ہے۔

ورنہ جہاں تک خاکسار کی ناکسی اور بے بسی کا تعلق ہے وہ ظاہر و باہر ہے ؎

ہر قدر پختہ آنقدر خامم

طبعی حجاب کے باوجود اس معذرت اور اپنی کمزوری کے اقرار کے ساتھ خاکسار چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہے۔

ابتدائی زمانہ

راوی کا بیان ہے کہ میں ۱۸۸۵ء کے قریب براہین احمدیہ پڑھنے کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری عمر اس وقت ۲۱۔ ۲۲ سال کے قریب تھی۔ قادیان اس وقت ایک گمنام بستی تھی حضورؑ کے پاس کوئی آنے جانے والا نہ ہوتا تھا۔ جمعہ کا دن آ گیا۔ حضورؑ کے مکان کا ایک حصہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی جس میں غالباً پندرہ بیس آدمی نماز پڑھ سکتے تھے۔ اسی مسجد کا واقعہ ہے کہ حضورؑ نے مجھے فرمایا کہ جمعہ کی نماز پڑھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؑ مجھے خطبہ پڑھنا نہیں آتا۔ فرمایا الحمد شریف اور کوئی اور سورت قرآن شریف کی پڑھ کر بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر درود شریف پڑھ دو۔ اسی طرح میں نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اس جمعہ میں صرف تین آدمی تھے۔ یعنی حضورؑ خود۔ حضورؑ کا خادم حافظ حامد علیؓ اور راوی۔ قادیان کے جمعہ کی یہ بھی ایک شان تھی جو یاد رکھنے کے قابل ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق حضورؑ نے فرمایا ہے ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اور

ابتداء سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہزاراں عزت سے عار

اُن دنوں میں باوجود درخواست کرنے کے حضورؑ کسی کی بیعت نہ لیتے تھے اور فرماتے کہ مجھے اس بارہ میں اذنِ الٰہی نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی درخواست بیعت کو بھی ان دنوں حضورؑ نے منظور نہیں فرمایا تھا۔

اس کے بعد ۱۸۸۹ء میں اللہ تعالےٰ کے اذن سے حضورؑ نے بمقام لدھیانہ بیعت لی اور چند غیر معروف اور غریب لوگ جن کے دل میں اسلام کا درد تھا حضورؑ کی بیعت میں شامل ہو گئے۔ یہ بھی ایک بیج تھا جو بویا گیا۔

۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا جس میں حاضرین کی تعداد چھوٹے بڑے ملا کر ۷۵ تھی۔ یہ بھی ایک بیج تھا جو بویا گیا۔

اُن دنوں میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا خرچ حضورؑ اپنے پاس سے کرتے تھے۔ کوئی چندہ وغیرہ نہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ صبح اور شام کے کھانے کا انتظام تو حضور نے اپنے پاس سے کر دیا لیکن دوسری صبح کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ صبح کے لئے کوئی خرچ نہیں ہے۔ حضورؑ نے فرمایا ہم نے ظاہری اسباب کی رعایت سے کچھ انتظام کر دیا تھا۔ اب جس کے مہمان ہیں وہی اُن کا انتظام فرمائے گا۔ رات گزر گئی۔ دوسرے دن جب ڈاک آئی تو حضورؑ نے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو اور چند دوستوں کو بلایا حضورؑ کے ہاتھ میں ۱۰۔ ۱۵ منی آرڈر تھے۔ سَو۔ پچاس۔ تیس۔ بیس روپے کے اور ہر ایک پر یہ لکھا تھا کہ مہمانوں کے خرچ کے لئے یہ روپیہ بھیجا جاتا ہے۔ حضورؑ نے اُن دوستوں سے فرمایا کہ جس طرح ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوؤں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا لے لونگا اس سے بدرجہا زیادہ مقبولانِ الٰہی کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بروقت اُن کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ بھی ہمارا ایک جلسہ سالانہ تھا اور یہ بھی ایک بیج تھا جو بویا گیا۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر دوستوں کے پاس سرمائی پارچات کی کمی تھی۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار نے حضورؑ کے مکان سے بستر منگوا کر دوستوں کو دینے شروع کئے۔ انہی بستروں میں حضورؑ کا اپنا بستر بھی آ گیا اور کسی دوست کو دے دیا گیا اور حضورؑ کے لئے بستر نہ رہا۔ نبی بخش صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ اس نے کہا کہ میں اب جس دوست کو بستر دے چکا ہوں اس سے واپس کیسے لوں۔ پھر حضورؑ کے لئے ایک اور بستر منگوایا گیا لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ یہ کسی دوست کو دیدو۔ میرا کیا ہے مجھے تو اکثر رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ سردی کی وہ رات حضورؑ نے اس طرح گزاری کہ ایک صاحبزادہ پر جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے حضورؑ نے ایک شتری چوغہ اڑھایا ہوا تھا اور خود حضورؑ بغلوں میں ہاتھ دئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور اس طرح وہ رات گزر گئی۔ یہ بھی ہمارا ایک جلسہ سالانہ تھا۔

سن ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں طے ہوا کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایک مطبع قادیان میں جاری کیا جائے۔ حضورؑ نے فرمایا کوئی صاحب مجبوراً چندہ نہ لکھوائیں بلکہ اپنی خوشی سے حسبِ استطاعت لکھوائیں۔ چنانچہ ۹۳ دوستوں نے چندہ لکھوایا۔ ساڑھے پانچ پیسے ماہوار۔ چار آنے ماہوار۔ ایک روپیہ ماہوار۔ صرف ایک شخص نے دس روپے ماہوار لکھوایا۔ ایک ماہ کے چندے کی میزان ۷۰ روپے ۲ آنے ۴ پائی تھی۔ یعنی سالانہ چندہ ۸۴۱ روپے ۱۲ آنے تھا۔ (تتمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۰ تا ۳۴) تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی عمارت کے لئے ہماری مالی قربانی کی یہ بنیادی اینٹ تھی۔ یہ بھی ایک بیج تھا جو بویا گیا۔

اس بے سروسامانی کی حالت میں اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں یہ تھا:

"خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

"اور قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ

تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

"خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

اب یہاں پر دنیا کے لئے سوچنے کا مقام ہے:۔

(ا) وہ مسجد جس میں ۳ آدمیوں نے جمعہ کی نماز ادا کی وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی۔ اور اِس وقت خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ میں ہزاروں احمدی مسجدیں قائم ہیں جن میں پنجوقتہ نماز اور خدا اور رسولؐ کا نام بلند ہوتا ہے اور جو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے مرکز ہیں اور حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح فرمایا ہے۔

(ب) اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں تھا کہ خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ اور اِس وقت اسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے جیسا کہ دنیا دیکھتی ہے۔ اور یہ ایک جغرافیائی صداقت ہے کہ جماعتِ احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

(ج) اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں تھا کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ وہ جلسہ سالانہ جو ۷۵ نفوس کی حاضری سے ہمارے بزرگوں نے شروع کیا تھا ہم نے اپنی آنکھ سے اُسے ۷۵۰ کی تعداد میں پھر ۷۵۰۰ کی تعداد میں اور پھر ۷۵۰۰۰ کی تعداد میں اس بیابانِ ربوہ کے اندر دیکھا۔

(د) وہی خدا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھروسہ کیا تھا گزشتہ ۷۶ سال میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا روزی رساں رہا ہے اور اس ۷۶ سال کے اندر حضورؑ کا لنگر ایک دن کے لئے بھی بند نہیں ہوا اور اس جلسہ کے اندر اللہ اور رسولؐ کا نام بلند ہوتا رہا ہے سہ

حضرتِ ایزد تعالیٰ میزبانِ اہلِ درد
سیّدِ بطحا گرامی میہمانِ اہلِ درد

(ہ) اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں تھا کہ میں تیرے خالص محبوں کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا۔ وہ چندہ جو ۱۸۹۲ء میں ۸۴۱ روپے ۱۲ آنے سالانہ سے شروع ہوا تھا اِس وقت ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے اوپر پہنچ چکا ہے۔

(و) اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۸۸۶ء میں تھا:۔

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

اِس وقت دنیا میں قرآنِ شریف کی اشاعت، تراجم۔ تفسیر اور کتب کے ذریعہ سے دنیا کے گوشے گوشے تک ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔ اور گزشتہ سال پچیس لاکھ روپے کے ابتدائی سرمائے سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن جاری ہوئی ہے جس کی خاص غرض دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن شریف کی اشاعت اور دینِ اسلام کی تبلیغ ہے۔

(ز) پس یہ پیشگوئی کہ "میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا وہ بڑھے گا اور پھولے گا" ایک اور ایک دو کی طرح حرف بہ حرف پوری ہوئی ہے۔

(ح) اور یہ پیشگوئی کہ "کوئی نہیں جو اُسے روک سکے" اس طرح پوری ہوئی کہ ۱۸۹۱ء میں ۲۰۰ علماء کہلانے والوں نے جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا تکفیر کا یہ طوفان مختلف ظلموں زیادتیوں، سنگباریوں، سنگساریوں اور قتل و غارت سے گزرتا ہوا ۱۹۵۳ء کی ہمہ گیر طغیانی تک پہنچا لیکن جھوٹے الزامات کے باوجود کہ یہ حج کے قائل نہیں۔ یہ جہاد کے قائل نہیں۔ یہ ختمِ نبوت کے قائل نہیں۔ جیسا کہ پیشگوئی تھی کوئی نہیں جو اُسے روک سکا ہو۔ اور اسی بناء پر اس بیابانِ ربوہ میں رہنے والے کی پکار کو دنیا نے سُنا کہ میں دیکھتا ہوں خدا میری طرف دوڑا آ رہا ہے خدا مجھ میں ہے۔ اور جو ہم سے ٹکرائے گا اس کا وہی حال ہو گا جو پہاڑ کے ساتھ ٹکرانے والے کا ہوتا ہے۔

(الفضل فروری، مارچ ۵۳ء)

یہ ٹھوس تاریخی واقعات اور حسابی صداقتیں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ خاکسار کے بیان میں کمی ہو تو ہو لیکن بیشی اس میں ذرہ بھر نہیں ہے۔ اور کوئی باہوش آدمی ان تاریخی واقعات کا انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہوئے ع

وہ کچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں

وہ تخم ریزی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بارآور ہوئی۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ۔

کا نظارہ دنیا نے دوبارہ دیکھا۔

جہاں یہ تخم ریزی کا مضمون درج ہے وہاں ہی یہ بھی درج ہے:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اُس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہانتک کہ قیامت آ جائے گی۔"

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں!"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۶-۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

سوال یہ ہے کہ ادیانِ عالم پر اسلام کا یہ غلبہ کس طرح ہو گا۔ جواب یہ ہے کہ حساب لگا کر دیکھ لو، جس طرح ماضی کے پہلو سے حال پیدا ہوا اسیطرح حال استقبال کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہے۔ نیست سے ہست کرنا اور ہست کو معراجِ کمال تک پہنچانا ہمارے خدا کی سنّت ہے۔

(ا) وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ۔

(ب) وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔

مذکورہ بالا واقعات شاہد ہیں کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی کہ آخری زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اسلام دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آ جائے گا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ پوری ہو رہی ہے اور باقی پوری ہو کر رہے گی انشاء اللہ القدیر۔ سہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(باقی)

درخواستِ دعا

(ا) میرے چھوٹے بھائی عزیزم نعمت اللہ نے امسال بی۔اے فائنل ایئر کا پرائیویٹ طور پر امتحان دینا ہے احباب خاص طور پر اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(فہمیدہ عظمت۔ ربوہ)

(۲) میری بچی عزیزہ طاہرہ کئی سال سے بوجہ Polio بیمار چلی آ رہی ہے۔ پچھلے ماہ کراچی میں بچی کا اپریشن کروایا گیا ہے۔ اپریشن کے بعد بچی بہت کمزور ہو گئی ہے۔

احباب سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ بشیر احمد
مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار۔ لائل پور

مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم عبدالقدیر صاحب ہارون ابن ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی مرحوم)

(قسط نمبر ۲)

لباس خوراک اور رہائش میں سادہ تھے۔ شاعری میں بھی آپ کو کافی دلچسپی تھی۔ شیخ سعدی عمر خیام حافظ شیرازی غالب اور اقبال کے کلام آپ کے پاس موجود تھے۔ اردو فارسی عربی انگریزی اور پنجابی کے سینکڑوں کی تعداد میں اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔ فوٹو گرافی کا بھی شوق تھا۔ اپنی کتب میں جا بجا اپنی اور اپنی اولاد کی فوٹو اپنے خاندان کے افراد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کی فوٹوز چسپاں کی ہوئی تھیں۔ اور پسندیدہ اشعار جن میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر اور خاص طور پر اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلبی کے اشعار ہیں۔ کتابوں میں جا بجا لکھے ہوئے ہیں ان کے احباب میں ایک خاص طبقہ اب بھی تھا۔ جن کے ساتھ بے تعلقی تھی اس کی وجہ جماعتی مخالفت تھی۔ بعض اوقات اسوجہ سے مخالفت دکھتے تھے کہ یہ احمدیت کی تبلیغ بھی کرتا ہے۔ اور عوام میں مقبول بھی بہت ہے۔ لیکن ساری عمر کسی سے عداوت دشمنی اور بغض نہیں رکھا۔ آپ کی صحبت لائق قابل اور صالحین کے ساتھ تھی۔ آپ کی واقفیت کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ اپنے عزیز و اقارب کے علاوہ کافی دوست احباب ان کی قابلیت خلوص اور محبت کی وجہ سے بنے تھے یہی وجہ کہ جس نسخے پر "ذاتی" لکھ دیتے دوائی فروش بغیر قیمت وصول کئے دوائی دے دیتے تھے۔

وفات سے چار پانچ منٹ پہلے تک آپ کے حواس بالکل قائم تھے۔ آخری رات میرے بھائی آفتاب احمد شبلی کو پیٹ میں شدید قولنج کا درد ہوا۔ والد صاحب کو اپنی بیماری بھول گئی اور ساری رات بے کل رہے اور علاج بتانے میں مصروف رہے اور بار بار حال دریافت فرماتے۔ آپ کے علاج سے کوئی تین گھنٹے کے بعد میرے بھائی آفتاب احمد کو افاقہ ہوا وہ تو سو گیا۔ لیکن والد صاحب کی توجہ اسی کی طرف رہی اور بار بار دریافت کرتے کہ آفتاب کا اب کیا حال ہے

ایک دن والد صاحب کی حالت غیر ہو گئی افراد خاندان غیر معمولی تعداد میں حاضر ہو گئے۔ ہر ایک کی آنکھ پرنم تھی اور سب دعاؤں میں محو تھے اتنے میں ایک نہایت غریب آدمی اپنی بیوی کو لے کر آ گیا جس کے پیٹ میں پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ دروازہ پر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب کو مریض دکھانا ہے اور میں دور سے آیا ہوں مجھے ان سے ملاقات کرا دیں۔ وہ ملاقات کے لئے اصرار کر رہا تھا کہ میں آنکھوں میں آنسو لئے دروازہ پر چلا گیا۔ میں نے اس مریض کو بتایا کہ والد صاحب اس وقت ایسی حالت میں مریض کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ پھر بھی دونوں ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔ میں اپنے والد کے قریب آیا اور کہا کہ ایک آدمی اپنی بیمار بیوی کو لے کر دور سے آیا ہے کیا آپ اس وقت اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ فوراً کہا کہ ہاں لے آؤ میں دیکھ لوں گا۔ معجزانہ طور پر طاقت آ گئی مریضہ کو اچھی طرح دیکھا اور اپنے ہاتھ سے نہایت خوشخط انگریزی میں ایک ٹیکہ اور نسخہ لکھ دیا اور کہا کہ میرے لڑکے مجھے اطلاع کرنا تمام عزیز و اقارب ششدر رہ گئے۔ مریضہ اور اس کا خاوند دیر تک والد صاحب کے پاس کھڑے رہے اور خدا تعالےٰ کے حضور دونوں ہاتھ اٹھائے دعائیں کرتے رہے جب رخصت ہونے لگے تو والد صاحب کو دو روپے بطور فیس دیئے والد صاحب نے فیس لینے سے انکار کیا اور کہا کہ اس رقم کو مریضہ اپنی صحت پر خرچ کرے

ایک دفعہ ایک بدباطن نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور و معروف نسخہ پر زہر اگلا جس کا جواب کئی اقساط میں لاہور کے طبی رسالہ میں والد صاحب دیتے رہے۔ جب وہ جواب سے عاجز آ گیا تو اس نے والد صاحب کے نام گھر کے پتہ پر گمنام خط لکھنے شروع کر دیئے۔ جن میں گالیاں اور قتل کی دھمکیاں ہوتی تھیں۔ ہم بہت پریشان ہوتے اور والد صاحب کو احتیاط پر آمادہ کرتے رہے کہ آپ احتیاط سے کام لیں اور کچھ عرصہ گھر سے باہر نہ جائیں لیکن یہ مشورہ کارگر ثابت ہوا۔ فرماتے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں گھر سے باہر نہ جاؤں اور ڈر کر گھر بیٹھ جاؤں اگر میرے قتل ہونے کا وقت آ گیا ہے تو کوئی مجھے بچا نہیں سکتا مجھ سے ہرگز یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک طلاء بیچنے والا اور فن طب سے نابلد شخص حضرت حاجی الحرمین شریفین حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک اعجازی نسخہ پر اعتراض کرے اور میں جواب نہ دوں۔

حضور المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران میں والد صاحب اپنے مشورے اکثر بھیجتے رہتے تھے اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی رابطہ تھا۔ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم رفیق میں آپ کے شاگرد تھے۔ مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ (عرف سودا گرمل) سے بھی گہرے تعلقات تھے۔ لاہور کی تاریخ احمدیت مرتب کرنے میں اپنے خاندان کے حالات لکھوانے میں بہت مدد دی تھی۔

آپ جلسہ ہائے قادیان اور ربوہ میں ربوہ ہمیشہ شریک ہوتے رہے۔ جمعہ کے دن مسجد سب سے پہلے جانے والوں میں ہوتے اور ہمیشہ گھر میں تلاوت قرآن پاک کرتے۔ الفضل اور سلسلہ کے دیگر اخبارات رسائل و جرائد زیر مطالعہ رکھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا قریباً پورا سٹ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کتب اور تفاسیر کا پورا ذخیرہ سلسلہ کا تبلیغی لٹریچر کتب علماء اخبارات رسائل کا بھی ذخیرہ آپ کے پاس تھا . . . . . آپ کے پاس طب یونانی اور ڈاکٹری اور ہومیو پیتھی تاریخ فلسفہ ادب اور شاعری پر مشتمل بہت بڑی لائبریری تھی جو ۱۹۵۳ء کے فسادات میں ضائع ہو گئی۔ ان دنوں مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا اور سخت پریشانی ہوئی۔ آپ کو مرتے دم تک اپنی لائبریری کے ضائع ہونے کا دکھ تھا

آپ کی وفات کی اطلاع فوراً فوراً تمام عزیز و اقارب اور جماعت اور غیر از جماعت میں پھیل گئی۔ چار بجے کے قریب مکرمی چوہدری رحمت خان صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کی اقتدا میں نماز جنازہ ہوئی جس میں کثیر تعداد میں عزیز و اقارب اور احباب شریک ہوئے۔ ہمارے ساتھ عزیز و اقارب اور احباب جماعت نے نہایت ہی ہمدردانہ اور نیک سلوک کیا جس کا اثر تا زیست رہے گا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے اور اپنی خاص رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ جنازہ ربوہ سے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع دی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کا مجھے بہت صدمہ ہوا ہے۔ مگر میری طبیعت ناساز ہے نماز جنازہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پڑھائیں۔ چنانچہ اگلی صبح نماز فجر کے بعد نماز جنازہ ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت سے التجا ہے کہ والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ کا پیار ماں سے زیادہ ان کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری اولاد کو خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔ دین کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والے ہوں۔ محبت اور اخلاص سے اس دنیا میں رہیں۔ اور بنی نوع انسان کے ہمدرد اور خدمتگزار رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ و ناصر رہے اور خود کفیل رہے اور صبر عطا فرمائے۔ اور اپنی نعمتوں کے دروازے بہت جلد ہم پر کھولے۔ آمین یا رب العٰلمین

والد صاحب کی وفات کی خبر روزانہ اخبارات امروز، کوہستان، مشرق، پاکستان ٹائمز اور الفضل میں دے دی گئی تھی۔ جس کے جواب میں بے شمار تعزیت نامے موصول ہوئے جو اسقدر ہیں کہ ان کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ہم الفضل کے ذریعہ سے اُن جملہ احباب کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا سلوک کیا اور ہمارے دکھی دلوں کو تسکین دی۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے وصیت کنندگان سیکرٹری مال صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۷۴

میں ملک ممتاز احمد ولد ملک عبدالرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رانچی ٹیلرنگ ہاؤس ضلع اوکاڑہ تحصیل ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۷۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول ... ۲

العبد :- ممتاز احمد بقلم خود معرفت رانچی ٹیلرنگ ہاؤس کچہری بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد :- ملک عبدالرحمٰن رانچی ٹیلرنگ ہاؤس کچہری بازار اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال

گواہ شد :- ملک رشید الدین افسر نیشنل بنک آف پاکستان چوبیاں برانچ ضلع لاہور حال اوکاڑہ وصیت ۱۵۶۰۷

. . . . . .

مسل نمبر ۱۹۱۷۳

میں امۃ اللہ بیگم زوجہ محمد حسین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... روپے ۵۰۰

۲- گائے طلائی وزن ۱ تولے ... ۱۷۵

۳- زمین دس مرلے پلاٹ ۱۵/۲۵ دارالرحمت شرقی ... ۱۲۰۰

اس زمین میں جو مکان تعمیر ہے وہ میرے بچوں کا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ... روپے)

گواہ شد :- محمد حسین بقلم خود مکان ۱۴/۲۵

مسل نمبر ۱۹۱۷۵

میں نسیمہ ثریا زوجہ محمد عارف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں۔

۱- حق مہر ایک ہزار روپیہ۔ جس میں -/۷۰۰ روپے وصول ہو چکا ہے اور -/۳۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ... روپے)

الامۃ :- نسیمہ ثریا اہلیہ ڈاکٹر محمد عارف صاحب گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- محمد عارف بقلم خود

گواہ شد :- شیخ غلام رسول زعیم انصار اللہ گھٹیالیاں

مسل نمبر ۱۹۱۷۶

میں زید بن عبدالقادر ولد الحاج عبدالفتح محمد عبدالقادر قوم سید پیشہ نوکری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۲۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ... ۱۰)

العبد :- زید بن عبدالقادر

Botany Department
Sindh University
Jamshoro.

گواہ شد :- فضل احمد نیازی ۱۲۷۳۴

سیکرٹری وصایا۔ حیدرآباد

گواہ شد :- ملک محمود احمد ۱۶۲۹۷

سیکرٹری مال حیدرآباد

مسل نمبر ۱۹۱۷۷

میں ہدایت بی بی زوجہ چوہدری محب الرحمٰن قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۸ ج ب حیانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں۔ حق مہر جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں یکصد روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰۰ روپے)

الامۃ :- امۃ الرشید عابدہ زیدی بنت صوفی حذا بخش صاحب زیدی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰۰ روپے)

الامۃ :- امۃ الرشید عابدہ زیدی ایم اے بنت صوفی حذا بخش زیدی بی اے انسپکٹر وقف جدید ربوہ ۱۸/۴/۶۷

گواہ شد :- صوفی حذا بخش زیدی بی اے انسپکٹر وقف جدید ربوہ ۱۸/۴/۶۷

گواہ شد :- شرافت احمد کارکن وقف جدید ربوہ ۱۸/۴/۶۷

درخواست دعا

مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان تین چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پیٹ میں تکلیف ہے۔ اب ایک ماہ سے امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان کا اپریشن کیا جاوے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے درویش بھائی کی کامل اور عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر خدمت درویشان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہولی کے موقع پر بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ بھارت میں ہولی کے موقع پر فرقہ وارانہ فسادات نے انتہائی نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ بہت سے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ کلکتہ، الہ آباد، ہزاری باغ، بھاگلپور، شاہ پور اور نگینہ میں اب تک پچاس کے لگ بھگ مسلمان شہید کئے جا چکے ہیں۔ ان کے مکانات اور دکانیں لوٹ لی گئیں یا انہیں آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ فسادات کی سنگینی کے پیش نظر بھارتی وزیر اعظم کلکتہ پہنچ گئی ہیں۔

رات کلکتہ میں تین بار اور الہ آباد میں دو بار فائرنگ کی گئی۔ دونوں شہروں میں بیس اکیس مرتبہ لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس پھینکی گئی۔ الہ آباد میں پولیس کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک اور ۲۸ زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے بعض کی حالت نازک ہے۔ شہر میں صبح تک چھرے مارنے کی گیارہ وارداتیں، چھ مکانات اور دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ بہت سے مکان اور دکانیں لوٹ لی گئیں۔ لوٹ کا مال برآمد کرنے کے لئے کل صبح پولیس نے چھاپے مارے اور کچھ لوٹا ہوا مال برآمد کر لیا۔ اب تک ۲۶۸ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں اور مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔

ڈالر کی قیمت کم ہونا شروع ہو گئی

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ڈالر کی قیمت کم ہونی شروع ہو گئی ہے اور بعض تجارتی اداروں اور فنانشل کمپنیوں نے ڈالر قبول کرنے سے انکار شروع کر دیا ہے۔ ادھر واشنگٹن میں گولڈ پول کے رکن ممالک کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ یہ اجلاس صورت حال پر قابو پانے کے لئے اقدامات تجویز کرے گا۔

ویت نام کی جنگ جاری رہے گی

سائیگون ۱۸ مارچ۔ شمالی ویت نام کی فوجوں نے غیر فوجی علاقہ کے قریب امریکی فوجوں پر زبردست حملہ کیا۔ فریقین میں تین گھنٹہ تک شدید جنگ ہوئی۔ کھی سان میں بھی آج زبردست لڑائی ہوئی۔ ایک امریکی ترجمان نے بتایا کہ چھاپہ ماروں نے کھی سان کے فوجی اڈہ پر گذشتہ ۲ گھنٹے میں تین بار حملہ کیا۔ لیکن ہر بار انہیں پسپا کر دیا گیا۔ ادھر صدر جانسن نے اعلان کیا ہے کہ ویت نام میں جنگ جاری رکھیں گے اور اپنی موجودہ پالیسی برقرار رکھیں گے۔

سابق گورنر سٹیٹ بنک مسٹر حسنی کا انتقال

لاہور ۱۸ مارچ۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے سابق گورنر مسٹر ایس اے حسنی کل صبح انتقال کر گئے۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور دو لڑکے ہیں۔ انہیں ان کے خاندانی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم پر دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ سٹیٹ بنک کے سابق گورنر اور ممتاز ماہر اقتصادیات مسٹر شجاعت علی حسنی کی وفات پر صدر ایوب، مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ اور دوسرے زعماء نے شدید رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ صدر کے مشیر مسٹر خدا حسن کل صبح صدر کی طرف سے تعزیت کا پیغام لے کر خود بیگم حسنی کے ہاں گئے۔ اپنے پیغام میں صدر نے پاکستان کی معیشت میں مرحوم مسٹر حسنی کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مجھے ان کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ گورنر محمد موسیٰ نے اپنے پیغام میں کہا کہ ایس۔ اے حسنی کی وفات سے مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے بھی اسی قسم کا پیغام بیگم حسنی کو بھیجا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

جہازوں کی ٹکر سے ۱۷ افراد ہلاک

نیو اورلینز ۱۸ مارچ۔ دریائے مسی سپی میں یہاں سے ۳۰ میل دور امریکی مال بردار جہاز فرینڈ شپ اور مال کشتیاں کھینچنے والے ایک جہاز میں ٹکر ہو جانے سے ۱۷ افراد ہلاک اور ۳۸ زخمی ہو گئے۔ ۱۵ افراد لاپتہ ہوئے۔ ٹکر کے بعد جہازوں میں آگ لگ گئی اور وہ ڈوب گئے۔ جہاز میں تیل لدا ہوا تھا۔ حادثہ کے بعد دریا میں دور دور تک تیل پھیل گیا۔

مصر میں نئی کابینہ کل تک بن جائیگی

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ اہرام کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نئی کابینہ تشکیل کر رہے ہیں۔ یہ کابینہ دو روز تک بن جائے گی۔ روزنامہ الاہرام کے مطابق نئی کابینہ میں صدر ناصر وزیر اعظم بھی ہوں گے۔ یہ کابینہ اس وقت تک کام کرے گی۔ جب تک اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹ نہیں جاتے۔ توقع ہے کہ نئی کابینہ میں بیشتر وزیر نئے ہوں گے یاد رہے کہ گذشتہ جون میں اسرائیل کے حملے کے وقت صدر ناصر نے وزیر اعظم کے اختیارات خود سنبھال لئے تھے

مصری حکومت نے ترکی مصالحت کرانے کی درخواست کر دی

انقرہ ۱۸ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے ترکی سے کہا ہے کہ وہ ایران سے اپنے سفارتی تعلقات بحال کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے۔ انقرہ کے سفارتی ذرائع نے کل بتایا کہ گذشتہ پیر کے روز اسپارٹے میں ترکی کے صدر جودت شنائے اور ایران کے شاہ محمد رضا پہلوی کے درمیان بات چیت ہوئی تھی۔ صدر شنائے نے ایران اور متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ سے بھی بات چیت کی تھی۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض ترکی کے سرکاری دورے پر آئے ہوئے تھے انہوں نے صدر شنائے سے جمعہ کے روز بات چیت کی۔ انقرہ کے سرکاری حلقوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کی اس خواہش پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے

ہ کو استعمال کر کے عالمی منڈیوں سے سستے نرخوں پر مطلوبہ اشیاء خرید لیجئے۔

درخواست دعا

ملک رشید احمد خان صاحب مالک فیصر ہوٹل کراچی کا بچہ عزیز وسیم احمد عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ آجکل جناح ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی صحت کاملہ اور شفائے کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار یوسف سلیم ربوہ

تربیلہ بند کی امدادی رقم میں اضافہ کی توقع

لاہور ۱۸ مارچ۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے بتایا ہے کہ پاکستان نے فرانس اور اٹلی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تربیلا بند کے تعمیری فنڈ کے لئے اپنے حصہ کی رقم میں مزید ایک ایک کروڑ ڈالر کا اضافہ کریں۔ دونوں حکومتیں پاکستان کی تجویز پر غور کر رہی ہیں اور عنقریب اس بارے میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیں گی۔

مسٹر ایم ایم احمد نے کہا کہ پاکستان نے اٹلی سے کہا ہے کہ وہ اپنی موجودہ رقم چار کروڑ ڈالر کو بڑھا کر پانچ کروڑ ڈالر کر دے۔ اٹلی نے پہلے ہی یہ رقم ڈھائی کروڑ ڈالر سے بڑھا کر چار کروڑ ڈالر کر دی تھی۔ اسی طرح فرانس سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ امدادی رقم تین کروڑ ڈالر میں ایک کروڑ ڈالر کا اضافہ کر دے۔ مسٹر ایم ایم احمد نے بتایا کہ تربیلا بند کے تعمیری اخراجات کے لئے کافی زرمبادلہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ فرانس اور اٹلی سے جو زائد رقم مانگی گئی ہے اسے فاضل فنڈ میں رکھا جائے گا۔ تاکہ ٹیکسا حاصل کرنیوالی فرم مالی ذرائع ۲

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بھانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈوں سے زائد ہے

سعید اللہ خان

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس نمبر پی۔ آر۔ ۱/۶۸ (پی ایم پی ۱)

شیڈول آف ریکوائرمنٹس اینڈ پی آر ایس کنڈیشنز آف کنٹریکٹ نمبر ۳-۶۵ کے مطبوعہ ڈیٹا کے مطابق مغربی پاکستان ریلوے کے لئے مشینری بشمول پوسٹ ٹیبل آئل فلٹریشن پلانٹ ۲۰ مشینری سے چلنے والے لفٹنگ جیکس اسٹوڈ کاربیٹری چارجر اور ڈیزل ووڈ موبائل کرین کی فراہمی کے لئے مرغوب ہیں ذمہ کنندگان سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ کاغذات ٹنڈر مع تخمینہ لاگت کے لئے ہدایات ٹنڈر فارمز اور شیڈول آف ریکوائرمنٹس کنڈیشنز آف کنٹریکٹ ۵ مارچ ۶۸ء سے ۹ اپریل ۶۸ء کے درمیان ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر کے تمام ایام کار میں سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی۔ ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر پہلی منزل) ایمپریس روڈ پاؤ سٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے ۵۰/- روپے فی سیٹ کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ رقم کسی بھی حالت میں واپس نہ ہوگی اور خصوصی طور پر مہر شدہ لفافوں میں ٹنڈر کاغذات کے ہمراہ۔

۳۔ ٹنڈر صرف مقررہ فارموں پر ہی قبول کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے نام ۱۰ اپریل ۶۸ء کو ایک بجے تک پہنچ جانے چاہئیں یا ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر کے سامنے اس مقصد کے لئے رکھے جانے والے ڈبہ میں ڈالے جانے چاہئیں۔ ٹنڈر ۱۰ اپریل ۶۸ء کو ۱۰ بجے صبح سر عام کھول دئے جائیں گے۔

اے ایچ خان (پی آر ایس)
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

۱۴۴ (ل) ۶۸

بیعت کی حقیقت اور اس کا اصل مفہوم

جب مومن بیعت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی جان اور مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کی حقیقت اور اس کے اصل مفہوم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بیعت کے معنی بیچنے کے ہیں۔ جب مومن بیعت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی جان اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے اس لئے بیعت کے وقت ایک مومن رسول سے نہیں بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے کہ اب میں نے اپنی جان کو ان انعاموں کے بدلے بیچ دیا جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں۔ یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔

جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچنا چاہے اور اس کے بدلہ میں زیادہ دام اسے مل جائیں تو وہ ایسے سودے کو کبھی واپس نہیں کرنا چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی عقلمند بھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہیں کرے گا۔ انسان کی جان یوں تو بے حد خطرات میں ہے۔ بیعت کے وقت وہ اس کو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں مگر کتنی ہیں جو بیعت جیسے فائدہ مند سودے کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ سودا لوٹ جاتا ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے اور پھر بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس سودے کے متعلق معاہدات کی پرواہ نہیں کرتا۔ گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ جان اس کی اس کے پاس رہتی ہے وہ اپنی روزی زیادہ کماتا اور بال بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی دکان سے برتن خریدے اور دام دینے کے بعد وہ برتن دوکاندار کے ہی سپرد کر دے کہ تم ہی اپنے پاس رکھو اور استعمال کرو۔ اب اگر وہ کبھی ضرورت کے وقت مانگ لے۔ اور وہ برتن دینے سے انکار کرے تو کیا وہ دکاندار داموں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بیچ کر ناقص کپڑا فروخت کیا۔ جب وہ لے کر چلا گیا تو اس کو خیال ہوا کہ اس تھان میں سوراخ تھا اس کا دل ڈرا اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا اور کہا میاں ذرا ٹھہرو جو کپڑا تم نے خریدا ہے اس میں سوراخ ہے اس نے جواب دیا کوئی حرج نہیں میرے روپے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے اس کو کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنے والے کا حال ہے۔ اگر وہ جان و مال سے گریز کرتا ہے۔ تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ پیچھے داموں کا مستحق تبھی ہے کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنا دے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے۔ تو دام بھی کھوٹے ملیں گے۔ جو دوزخ ہے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت کرنے کا سب سے بڑا تعلق اس سے ہوگا۔ جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان۔ مال۔ بیوی بچے اور دوسرے رشتے کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی جس نے صحابہؓ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انہوں نے بیعت کی اور اسے انجام تک نبھایا۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۳۱ء)

تسبیح و تحمید اور درود شریف کی خاص تحریک

عہدہ داران جماعت کا نہایت ضروری فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو خاص تحریک فرمائی ہے کہ وہ یکم محرم الحرام سے سال بھر تک روزانہ تسبیح و تحمید اور درود شریف کا خاص اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے لئے جلد تر سامان پیدا فرمائے

ہماری تنظیم کا اولین مقصد یہ ہے کہ امام وقت کی ہر آواز جماعت کے جملہ افراد تک پہنچائے اور ہر تحریک کو عملی جامہ پہنائے۔ یکم محرم الحرام بالکل قریب ہے۔ جملہ عہدہ داران امراء کرام اور صدر صاحبان اور باقی عہدہ داروں کا فرض ہے کہ جلد سے جلد حضور ایدہ اللہ کی تحریک کو اور حضور کے خطبہ کو سب افراد جماعت تک واضح رنگ میں پہنچائیں تاکہ جب نئے قمری ہجری سال کا آغاز ہو تو جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اس پروگرام پر عمل پیرا ہوں۔ روزانہ بھی تسبیح و تحمید اور درود شریف میں منہمک ہو کر آسمانی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین

(خاکسار ابوالعطا جالندھری نائب ناظر اصلاح وارشاد)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء بروز اتوار صبح نو بجے کالج ہال میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ۱۹۶۷ء میں بی۔ اے / بی۔ ایس سی کی ڈگری لینے والے کالج کے طلبہ ۲۳ مارچ کو شام ۵ بجے سے قبل ربوہ پہنچ جائیں تاکہ وہ ریہرسل میں شامل ہو سکیں۔ گاؤن اور ہڈز کرایہ پر بھی مل سکیں گے۔

(پرنسپل قاضی محمد اسلم (ایم۔ اے کنٹب))

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ المجیب سلمہا اللہ لندن سے اپنے خاوند عزیز محمد اسلم صاحب جاوید کی معیت میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئی تھی جاوید صاحب کو اپنی ملازمت کے باعث جلد واپس جانا پڑا۔ عزیزہ امۃ المجیب اب جاوید صاحب کی ہمشیرہ اور بھائی کے ساتھ براستہ طہران لندن کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔ یہ سارا سفر ہوائی جہاز سے ہوگا۔ طہران میں چند روز کا قیام بھی ہے احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔ (خاکسار ابوالعطا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴